Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۴ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۱۴ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل ضعف اور بے چینی بہت زیادہ رہی ۔ خون کے ٹیسٹ سے پتہ لگا ہے کہ انفیکشن بھی زیادہ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں غیر معمولی طور پر برکت عطا فرمائے ۔ آمین

خدام کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیئیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں افتتاح فرمائیں گے ۔ اجتماع مسجد اقصیٰ میں ہوگا خدام قبل از وقت تشریف لے آئیں ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ سیر مشاہداتِ قدرت

آل ربوہ مقابلہ سیر مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء کو صبح ۶ بجے سے ۸ بجے تک منعقد ہوگا ۔ تمام انصار اللہ، خدام ۔ اطفال اس میں شامل ہوں اور سیر کے دوران مشاہداتِ قدرت اور جلوے جو انہوں نے دیکھے ہوں وہ احاطۂ تحریر میں لاکر مجلس ہذا کو بوساطت زعیم اعلیٰ انصار اللہ یا مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرماویں ۔

(کنوینر مجلس صحت ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں صحابہؓ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کو وہ مقدّم کرلیں اور اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں

"مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدّم کرلیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو ۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں ۔ ۔ ۔ صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں ۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا ۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے ۔ ۔ ۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے منھم من قضی نحبہٗ ومنھم من ینتظر یعنی بعض ان میں سے شہادت پاچکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کرلیا اور بعض اِس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اِس قدر مال و دولت ملے اور یُوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں ۔

مَیں جب صحابہؓ کے اِس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی اور کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں ۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دَو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہئیے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو ۔ یہ رضائے الٰہی دُنیا اور اس کی تمام لذّات سے افضل اور بالاتر ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۸۲، صہ ۸۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت

در مدح حضرت اقدس سیّد المرسلین خاتم النبیّین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(محترم جناب قیس مینائی صاحب طبیب فاضل نجیب آبادی کراچی)

ختمِ نبوّت زندہ باد

اے شہنشاہِ رسولاں تاجِ اُمّت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ امرِ رسالت زندہ باد

زندہ باد اے قاطعِ ہر شرک و بدعت زندہ باد
شہسوارِ دیں، عَلَمبردارِ وحدت زندہ باد

تیرے دم سے وا ہوئے درہائے نصرت زندہ باد
اَیکہ تُو زندہ کلیدِ قفلِ جنّت زندہ باد

زندہ باد اے شہ گُلِ گلزارِ جنّت زندہ باد
زندہ باد اے باغبانِ باغِ ملّت زندہ باد

زندہ باد اے نُور پاشِ نُورِ فطرت زندہ باد
زندہ باد اے حاملِ زندہ شریعت زندہ باد

زندہ باد اے واقفِ رمزِ طریقت زندہ باد
زندہ باد اے کاشفِ سرِّ حقیقت زندہ باد

زندہ باد اے اِرتقاعِ بامِ رفعت زندہ باد
زندہ باد اے ارتقاءِ آدمیّت زندہ باد

زندہ باد اے صاحبِ اورنگِ عظمت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ جلِّ جلالت زندہ باد

زندہ باد اے شافعِ روزِ قیامت زندہ باد
زندہ باد اے منبعِ فیضِ شفاعت زندہ باد

اے کہ تُو ہے عینِ انعامِ نبوّت زندہ باد
زندہ باد اے قاسمِ تقسیمِ نعمت زندہ باد

اے کہ تُو زندہ جمال و حُسنِ فطرت زندہ باد
زندہ باد اے احسن التقویمِ قدرت زندہ باد

اے کہ زندہ ہے ترا عزم و عزیمت زندہ باد
آج بھی زندہ ہے تبلیغ و اشاعت زندہ باد

زندہ باد اے راز دانِ رازِ خلوت زندہ باد
زندہ باد اے جلوۂ انوارِ جلوت زندہ باد

زندہ باد اے محسنِ ہر مرد و عورت زندہ باد
اے حصارِ عزّت و ناموس و عصمت زندہ باد

اے نبوّت ساز اے مُہرِ نبوّت زندہ باد
تیرے دم سے زندہ ہے نقشِ رسالت زندہ باد

اے کہ تُو آئینۂ حُسن و صباحت زندہ باد
زندہ باد اے مہبطِ تنویرِ وحدت زندہ باد

اے کہ تُو مجرائے انوارِ نبوّت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ زندہ کرامت زندہ باد

زندہ باد اے سیّد الکونین وجہِ کُن فکاں
اے کہ تُو آئینۂ اظہارِ قدرت زندہ باد

اے کہ وجہِ زندگیٔ کشتِ ایمان و یقیں
وحیِ حق کی بارشِ حق و صداقت زندہ باد

آفریں صد آفریں و مرحبا صد مرحبا
زندہ باد اے مردِ میدانِ شجاعت زندہ باد

آسمانوں پر فرشتے مدح میں گاتے ہیں گیت
اے کہ تُو شائستۂ توصیف و مدحت زندہ باد

پرچمِ اسلام تا اقصائے عالَم گڑ گیا
چار دانگ عالَم میں پھیلی تیری شُہرت زندہ باد

بھُوکی دنیا کے لئے تُو وجہِ قُوتِ لایموت
اے ضعیفوں بے کسوں کے دستِ قوّت زندہ باد

دل پہ تیرے کیا پڑا تھا پرتوِ حُسنِ ازل
آج تک آئینہ ہے تصویرِ حیرت زندہ باد

زندہ باد اے مظہرِ جلِّ جلالِ ذوالجلال
زندہ باد اے صاحبِ جبروت و صولت زندہ باد

متّحد ہو کر مسلماں جیت لیں اعداء کے دل
پھر لگائیں نعرۂ ختمِ نبوّت زندہ باد

اے امام الانبیاءِ اوّلین و آخریں
تیرے دم سے زندہ دیں کی شان و شوکت زندہ باد

زندہ باد اے تاجدارِ انبیاء و مرسلیں
زندہ باد اے گوہرِ تاجِ رسالت زندہ باد

زندہ باد اے حوضِ کوثر کے امینِ مقتسِم
زندہ باد اے ساقیٔ جامِ محبّت زندہ باد

اے حصارِ عافیت اے قلعۂ امن و اماں
اے خدا کے دامنِ حفظ و حفاظت زندہ باد

زندہ باد اے رافعِ ہر عظمتِ انسانیت
زندہ باد اے صاحبِ جُود و سخاوت زندہ باد

زندہ باد اے کائناتِ حُسن کے نادر وجود
زندہ باد اے شاہکارِ دستِ قدرت زندہ باد

زندہ باد اے خاتمِ پیغمبرانِ ہر زماں
زندہ باد اے خاتَمِ ختمِ نبوّت زندہ باد

زندہ باد اے قیس مینائی کے خضرِ اوّلیں
اے محمد مصطفیٰ نورِ ہدایت زندہ باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی اور تعلیم القرآن کی مبارک تحریکوں کی اہمیت

مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب کسی الٰہی تحریک کی ترقی کا زمانہ قریب آتا ہے — کامیابی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں — غلبہ کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں — دُور دراز اور وسیع و عریض علاقوں میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ آسمانی آواز پہ لبیک کہکر الٰہی تحریک میں کثرت سے شامل ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت میں تربیت و اصلاح کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ الٰہی تحریک میں شامل ہونے والی سعید روحیں خواہ کتنی ہی نیک نیت اور مخلص کیوں نہ ہوں — غیر شعوری طور پر — علاقائی تفکر یا منافرت اور روایات — قومی رسم رواج اور قبائلی عادات و اطوار اپنے ساتھ لے آتی ہیں یہ صورتِ حال اور بھی خطرناک ہو جاتی ہے جب قوم میں پہلے سے ایسے لوگ کثرت سے موجود نہ ہوں جو اس الٰہی تحریک کے نظریات و روایات کے بارہ میں مستند علماء کا درجہ رکھتے ہوں اور عوام الناس بھی پوری طرح اپنے مسلک، عقائد اور نظریات کا علم نہ رکھتے ہوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی تحریک جن تمدنوں کو فروغ دینا چاہتی ہوں وہ آہستہ آہستہ متروک ہو جاتی ہیں — جو معاشرہ تشکیل دینا چاہتی ہے وہ قدامت پسند منصوبوں کا مغلوب ہو جاتا ہے اور جس تمدن کا قیام اس کی بنیادی غرض ہوتی ہے وہ نئی تہذیب و جدید وضع قطع اور بدلتے فیشن کے مقابلہ میں معیوب نظر آنے لگتا ہے اس کے برعکس غیر معیاری قدریں فروغ پاتی ہیں — فساد معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور ایک مخلوط قسم کا تمدن قیام پذیر ہوتا ہے اخلاق و روحانیت کی بجائے دولت و ثروت کو اولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے — اخوت و مروت کے جذبات سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جاتے ہیں اور پیار و محبت کے رشتے فخر و مباہات کی نفسانفسی کے نیچے دب کر رہ جاتے ہیں۔ اگر قبل از وقت اس صورت حال کے تدارک کی طرف بھرپور توجہ نہ دی جائے تو الٰہی تحریک کا روشن چہرہ ان دھندلکوں میں پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

الٰہی تحریک کے ابتدائی ایام میں بانیٔ تحریک — مامور من اللہ — کی قوت قدسیہ کی حیات بخش شعاعیں اتنی تابناک ہوتی ہیں اور سابقون الاولون کی طبائع میں وہ قبولیت اتنی حساس ہوتی ہے کہ عقائد کے بدلتے ہی ان میں عملی لحاظ سے ایک انقلاب بپا ہو جاتا ہے وہ فوراً ہی اپنے موروثی نظریات — قومی رسم و رواج اور قبائلی عادات و اطوار کو کلیۃً چھوڑ دیتے ہیں اور ربانی تحریک کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ اپنے آقا و مطاع کی سنت پر عمل پیرا ہو کر کندن بن جاتے ہیں لیکن جو لوگ اس تحریک میں نسبتاً بعد میں کثرت سے شمولیت اختیار کرتے ہیں وہ چونکہ مامور من اللہ کی قوت قدسیہ کی تابناک شعاعوں سے حصہ نسبتاً کم پاتے ہیں۔ لہذا ان کی کیفیت مختلف ہوتی ہے اور بجائے اس کے کہ عقائد کی تبدیلی کے ساتھ ان میں ایک عملی انقلاب برپا ہو جاتے۔ اُن کی عادات و اطوار رسم و رواج اور نظریات آہستہ آہستہ ان کے عقائد پر اثر انداز ہوتے ہیں مزید برآں۔ ماحول میں تہذیب و ثقافت کے نام پر اُبھرنے والی تبدیلیاں رہی سہی کمی کو پورا کر دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایسی کیفیت رونما ہو جاتی ہے کہ نام کے لحاظ سے تو یہ لوگ الٰہی تحریک میں شامل ہوتے ہیں لیکن بالفعل نہ اُن میں پہلے مسلک کا رنگ ہوتا ہے اور نہ اس نئے مسلک کی خوشبو۔ چونکہ الٰہی تحریک میں یہ نئے شامل ہونے والے لوگ اور نئے پیدا ہونے والے افراد عددی لحاظ سے کثرت میں ہوتے ہیں۔ لہذا ہر میدان میں انہی لوگوں کو غلبہ اور بالادستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ان کی عادات و اطوار، وضع قطع اور رسم و رواج کو نہ صرف تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ بلکہ اشاعت کا بھی خوب موقع ملتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی تحریک کی پاکیزہ روح اس انبوہ کثیر کے نعال کے نیچے دب کر رہ جاتی ہے۔

اس حقیقت کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ النصر کی تفسیر میں اُجاگر فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"گویا ان آیات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تھا کہ آئندہ زمانہ میں ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں ایک وقت میں داخل ہوا کریں گے اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کو فتح حاصل ہوتی ہے اور مفتوح قوم کے ساتھ فاتح قوم کے تعلقات قائم ہوتے ہیں تو اُن میں کئی خرابیاں اور نقائص ہوتی ہیں وہ فاتح قوم میں بھی آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فاتح قوم جن ملکوں سے گذرتی ہے ان کے عیش و عشرت کے جذبات اپنے اندر لے لیتی ہے۔ اور چونکہ عظیم الشان فتوحات کے بعد اس قدر آبادی کے ساتھ فاتح قوم کا تعلق ہوتا ہے جو فاتح قوم سے بھی تعداد میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے اس کو فوراً تعلیم دینا اور اپنی سطح پر لانا مشکل ہوتا ہے اور جب فاتح قوم کے افراد مفتوح قوم میں ملتے ہیں تو بجائے اس کو اخلاقی طور پر نفع پہنچانے کے خود اس کے بد اثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ رفتہ رفتہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اور درحقیقت جس وقت کوئی قوم ترقی کرتی ہے اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کا ہوتا ہے"

(تفسیر کبیر)

جن لوگوں کو تاریخ الادیان سے دلچسپی ہے وہ جانتے ہیں کہ جب عیسائیت یونان اور روما کی حدود میں داخل ہوئی تو اس میں کون کونسی لایعنی اور مشرکانہ رسومات شامل ہو گئیں۔ یا تو روما کے کیٹاکومبس (Catacombs) میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے چھپنے والے نوجوان تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى الخ

یا شاہ قسطنطنیہ کے عیسائیت میں شامل ہونے کے بعد عیسائیوں کی یہ کیفیت ہو گئی کہ

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

اور اس کیفیت کے بڑھتے بڑھتے حالت یہ ہو گئی کہ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا

یہی حال اسلام کا اُس وقت ہوا جب وہ ایک طرف حجاز و عراق پار کر کے ایرانی حدود میں داخل ہوا اور ایمانیت کی زندگی بخش رنگ و بو بکھیر رہا تھا اور دوسری طرف شام و فلسطین کے سبزہ زاروں کو آسمانی چشمہ کے آب حیات سے سیراب کر رہا تھا۔ ایک طرف عیسائیت سے آنے والے نو مسلم اپنے ساتھ حیات مسیح اور مسیح کے بے گناہ ہونے ... اور باقی تمام انسانوں کے خطاکار ہونے کا عقیدہ لے آئے تو دوسری طرف ایرانی لشکری نہ صرف ساز و ستار چنگ و رباب اور رقص و سرود کے تحفے لے کر آئے اور منچلے اپنے بعض بزرگوں کو الوہیت کی صفات دینے سے بھی نہ چوکے حتیٰ کہ اب یہ حالت ہے کہ عقائد کے لحاظ سے نو مسلم عیسائی اپنے ساتھ لائے تھے وہ بعض سے مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایرانی رنگ اور رقص و سرود کے جو گلدستے ایرانی تکلیل نے سجائے تھے وہ فی زمانہ اسلامی ثقافت کا بہترین نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ باوجود ہر قسم کے مخالفانہ پروپیگنڈا اور ہر طرح کی مخالفت کے خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کی ... کامیابی کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ غلبہ کے آثار نمایاں ہیں بیرونی ممالک اور اندرون ملک ہر رنگ و نسل کے لوگ جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ معاندین کا عناد احمدیت کی کھیتی کے لئے کھاد کا کام دے رہا ہے سعید روحوں میں انتشار و اضطراب کی کیفیت رونما ہو چکی ہے۔ جہاں یہ نتیجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس ترقی کا جس میں لوگ فوج در فوج جماعت کی طرف امنڈ آئیں گے اور يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ ہمارے سامنے آجائیگا لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ کثرت سے آنے والے لوگ اپنے موروثی خیالات و نظریات، قومی عادات و اطوار اور قبائلی رسم و رواج بھی اپنے ساتھ ہی لے آئیں گے اور لازماً یہ تمام باتیں اسلامی تمدن کے مزاج سے شدید مغائرت رکھتی ہوں گی اور یہ لوگ اپنی افرادی کثرت کی وجہ سے معاشرہ میں پیش پیش رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اُس وقت کے لوگوں کے لئے اور بھی سخت پریشانی اور شدید الجھن کا باعث ہوگی، بالخصوص اگر ان میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو سمجھنے والے کثرت سے موجود نہ ہوں پس وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کے ماتحت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ابھی سے ان آنے والے خطرات کی پیش بندی کے سامان پر غور کیا جائے اور اس آنے والے سیلاب کے حملہ سے پہلے ہی قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علوم کو پھیلا کر عملی پہلوؤں کے قیام پر بھرپور زور دیا جائے اور اس طرح اسلام کی عمارت کی بنیادوں کو اتنا مضبوط کیا جائے کہ آنے والا سیلاب صحیح راستہ پر رواں ہونے پر مجبور ہو جائے۔ اور مضرت رساں ہونے کی بجائے فائدہ مند ثابت ہو یہ ایک امر مسلّمہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مامور وقت اور اپنے قائم کردہ خلفاء کی خود راہنمائی فرماتا ہے اور آنے والے خطرات سے پہلے ہی انہیں ایسی تدبیریں سکھاتا ہے جن پر اگر جماعت پورے جوش اور احساس ذمہ داری کے ساتھ عمل پیرا ہو تو نہ صرف یہ کہ خطرہ ٹل جاتا ہے بلکہ جماعت پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کثرت سے شروع ہو جاتا ہے

چنانچہ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے ان خطرات کے ایک پہلو کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں گے وہ کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں"

(الوصیت صفحہ ۲۱)

انہی خطرات کے پیش نظر تربیت و اصلاح کی نیت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر اصلاحی تحریکوں کے ساتھ وقفِ رخصت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے"

(خطبہ جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کو نہایت وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش فرمایا:-

"اگر ہم تبلیغ کے ذریعہ سے احمدی تو پیدا کرتے چلے جائیں لیکن تربیت میں بے توجہی کے نتیجہ میں پہلے احمدیوں یا نئے احمدی نسل کو کمزور رہنے دیں تو ہماری طاقت اتنی نہیں بڑھ سکتی جتنی اس صورت میں بڑھ سکتی ہے کہ پیدائشی احمدی اور پرانے اور نئے احمدی بھی اپنے اخلاص میں ایک اعلیٰ اور بلند مقام پر فائز ہوں"

(خطبہ جمعہ ۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ

"جماعت کا ایک حصہ سست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے"

(خطبہ جمعہ ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

بلا شک اس کا علاج قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن کریم نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح)

نیز فرمایا:-

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ ۔ ۔ اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر نہ سکے گی"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہمیں کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے"

(الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:-

"مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہی قرآن کریم پر ہے یہ ایک روحانی غذا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:-

"قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اس نہایت اہم امر کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس بھی پیدا ہوا تھا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام (تعلیم القرآن) کی طرف کما حقہ متوجہ نہیں ہو رہا

اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے اسے قرآن کریم پڑھایا جائے اسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے اسے متعارف کرایا جائے اسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کریم کا عرفان اسے حاصل ہو اور اس کام کے لئے اپنے رب سے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے القاء کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

پس جماعت کی علمی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے وقف عارضی اور تعلیم القرآن کی مبارک تحریکیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

- "یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔
- جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے۔ وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔
- "ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے"۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ العزیز خدام کثرت سے شرکت کر کے اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں (مہتمم [illegible] مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۴۸۵

میں سیدہ اقبال بیگم بیوہ منظور احمد صاحب (مرحوم) قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر جو زندگی میں خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ /۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۳۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ اقبال بیگم بیوہ منظور احمد صاحب (مرحوم) ساکن نارنگ منڈی تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ مظفر احمد ثاقب (پسر موصیہ) نارنگ منڈی۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارنگ منڈی۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۶

میں مظفر احمد ثاقب ولد منظور احمد صاحب (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۴۷۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مظفر احمد ثاقب نارنگ منڈی تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ولد محمد شریف صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۷

میں امۃ الحفیظ شہناز زوجہ عطاء المنان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ /۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۶ ماشے مالیتی /۱۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ شہناز دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ

گواہ شد۔ حفیظ الرحمٰن شاہد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۸

میں جہاں بیگم زوجہ صوبیدار میجر محمد الدین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند /۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ جہاں بیگم زوجہ صوبیدار میجر محمد الدین صاحب دوالمیال ضلع جہلم

گواہ شد۔ داؤد احمد ولد نور محمد صاحب وصیت نمبر ۱۹۱۶۸ دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ صوبیدار میجر محمد الدین (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۲۴۸۹

میں سردار بی بی بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم۔ قوم جٹ اٹھوال۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن پلاسور چک نمبر ۲۸۱ ج۔ب ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ /۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ گندم ۲۰ من و /۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت از بیٹے ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بی بی بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم پلاسور چک نمبر ۲۸۱ ج۔ب ضلع لائلپور

گواہ شد۔ عنایت اللہ اٹھوال ولد محمد بخش صاحب مرحوم (پسر موصیہ)

گواہ شد۔ محمد احمد اشرف معلم وقف جدید موصی نمبر ۱۹۶۳۵۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی بھوبھی صاحبہ کا لاہور ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفا دے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز مکمل طور پر صحت یاب ہو کر واپس ربوہ آئیں۔

(خواجہ ناصر احمد دارالبرکات۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۸۴۴

مایوس و پریشان

مریض جو سخت مایوس ہو چکے ہوں تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب علاج کروائیں۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے۔ آر حمن رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر مالک شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease you have only to search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ربوہ۔ فون ۶۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو آخر تک صبر کریں گے برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

"مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے" (المسیح الموعودؑ)

احمدیت یعنی حقیقی اسلام خدا کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہے جو انشاء اللہ تیزی کے ساتھ بڑھے گا، پھلے گا، پھولے گا اور اس کی شاخیں اطراف واکنافِ عالم میں پھیلتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ اس کے ثمرات وفیوض دُنیا کے کناروں تک جا پہنچیں گے اور ساری دُنیا ان سے متمتع ہوگی۔ درمیان میں ابتلاء آئیں گے۔ آزمائشوں میں سے گزرنا پڑے گا مگر یہ ابتلاء اور یہ آزمائشیں ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ کی ترقی میں روک نہیں بن سکیں گی بلکہ اخلاص و وفا، قربانی اور ایثار کی راہ میں انشاء اللہ جماعت کا قدم تیز تر کرنے کا باعث ہوں گی اور ہم انشاء اللہ بالآخر کامیاب ہوں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ...... جو اخیر تک صبر کریں گے ... برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیّت)

پس خدا کی باتوں پر یقین رکھیں اور عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو ترشی ہو ہر حال میں صبر و ثبات اور استقامت و استقلال کے ساتھ اس راہ میں اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تا اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے دروازے ہم پر کھولے جائیں۔

اس راہ میں کم سے کم قربانی جس کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر اس روپیہ میں سے جو خدا ہمیں دیتا ہے شرح کے مطابق چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ضرور ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ ر مارچ ۱۹۷۶ء کو عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت محترم شیخ عبد الکریم صاحب آف بدوملہی کا نکاح مکرم حامد علی خان صاحب ولد حافظ نیاز احمد صاحب مرحوم آف ۸۵۔بی۔انار کلی لاہور کے ہمراہ خاکسار نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے آمین۔ (خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

بتاریخ ۵ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز پیر کوہاٹ میں عزیزم چوہدری اسحٰق احمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا نواسہ اور برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر پرسنل آفیسر بابری ٹیکسٹائل ملز کوہاٹ کا پوتا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت وسلامتی اور موجبِ برکت و رحمت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر الدین آڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

بلا تبصرہ

حکومت کو احمدی فرقے کی وضاحت کے بارے میں اپنا موقف بیان کرنا چاہیئے

مولانا ہزاروی

اسلام آباد ۲۹ ر مارچ (اسٹاف رپورٹر) قومی اسمبلی میں آج اقلیتوں کے چھ نمائندوں نے بھی قومی اسمبلی کے ارکان کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔ اس طرح قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد اب ۱۵۲ ہوجاتی ہے۔ آج حلف اٹھانے والوں میں مسیحی فرقے کے چار نمائندے مسٹر اینڈریوس، مسٹر بشیر مسیح، مسٹر بیدی اور ڈاکٹر جولین ڈین کے علاوہ ہندو نمائندہ مسٹر پی کے شاہانی اور احمدی فرقے کا نمائندہ مسٹر بشیر طاہر شامل ہیں۔ جب یہ ارکان حلف اٹھا چکے تو جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے سپیکر کی توجہ ایک اخباری خبر کی طرف مبذول کرائی جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ وضاحت کی گئی تھی کہ مسٹر بشیر طاہر احمدیہ فرقے کے نمائندے نہیں۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ اگر حلف اٹھانے والا ایک غیر مسلم ہے تو پھر یہ حلف صحیح ہے تاہم احمدیہ فرقے کی وضاحت کے بارے میں حکومت کو اپنا موقف بتانا چاہیئے۔ سپیکر نے اس اعتراض کو رد کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا کو یہ اعتراض اس وقت اٹھانا چاہیئے تھا جب ان ارکان کے کاغذات نامزدگی چیف الیکشن کمشنر کو پیش کئے گئے تھے۔ الیکشن کمیشن کے نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد سپیکر پر یہ لازم ہوتا ہے کہ ان ارکان سے حلف لے۔ اس پر مولانا ہزاروی نے کہا کہ متعلقہ وضاحت اخبار میں تو آج شائع ہوئی ہے۔ سپیکر نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا کہ آپ اخبار سنبھال کر رکھیں پھر کبھی کام آئے گا۔

("نوائے وقت" راولپنڈی ۳۰ ر مارچ ۱۹۷۶ء)

پروگرام تئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

منعقدہ ۱۸ ر شہادت ۱۳۵۵ ہش / ۱۸ ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار

۸:۰۰ تا ـــــ	تلاوت قرآن مجید و عہد
	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۹:۰۰ تا ۹:۱۵	درس قرآن مجید
۹:۱۵ تا ۹:۳۰	درس حدیث
۹:۳۰ تا ۱۰:۵۰	تلقینِ عمل
۱۰:۵۰ تا ۱۱:۰۰	درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۱۱:۰۰ تا ۱۲:۱۵	مجلس سوال و جواب
۱۲:۱۵ تا ۲:۰۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
۲:۰۰ تا ۲:۱۵	نماز ظہر و عصر
۲:۱۵ تا ۲:۲۰	تلاوت قرآن مجید
۲:۲۰ تا ۴:۳۰	شوریٰ (انتخاب صدر، تجاویز ایجنڈا)
۴:۳۰ تا ـــــ	الوداعی خطاب
	عہد۔ دعا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے لڑکے عزیزم محمد ہاشم سعید الیکٹریکل انجنیئر کی جو کہ لندن میں ہے شدید بیماری کی اطلاع ملی ہے اس کی شفایابی کے لئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس کی کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(فیض عالم خان چکگوی ۸/۸۲۶ عزیز آباد۔ کراچی ۳۸)

مطالعہ کتب

ماہِ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی مقرر ہے۔ رفقائے مقامی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴